خودکشی شریعت اسلامیہ کی نظر میں

نظر ثانی

حضرت مولانا راشد صاحب گورکھپوری دامت برکاتہم
استاذ جامعہ مظاہر علوم سہارنپور و سرپرست مجلس احیاء شریعت

حضرت مولانا مفتی عثمان صاحب مظاہری دامت برکاتہم
استاذ جامعہ مظاہر علوم سہارنپور

از قلم
ابو الاسد فاروقی

منجانب: مجلس احیاء شریعت سہارنپور

معزز قارئین کرام!

زندگی اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے

اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے :

"وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها" سورة النحل: ۱۸

اللہ کی جو نعمتیں ہم پر ہیں بیشک ہم لوگ اس کا شمار نہیں کر سکتے۔

کہا جاتا ہے کہ آنکھوں کی قدر اس انسان سے معلوم کریں جس کو نظر نہیں آتا، کانوں کی قدر اس انسان سے معلوم کریں جس کو سنائی نہیں دیتا اور ہاتھوں کی قدر اس انسان سے معلوم کریں جس کے پاس ہاتھ نہیں ہیں۔

بہرحال کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جس کے پاس جو نعمت نہیں ہوتی وہی اس کی قدر کو جانتا ہے!

معزز قارئین کرام!

ہماری ہر چیز کا مالک اللہ ہے ہمارے جسموں کا اور ہماری جانوں کا مالک ومختار اللہ ہے اور ہم اس کو استعمال کرنے میں اللہ کے حکموں کے پابند ہیں ہم آزاد نہیں ہیں کہ

جس طرح چاہیں من مرضی اور من چاہی زندگی گزاریں، نہیں! بلکہ سر سے لیکر پاؤں تک ہمارے جسم کا ہر حصہ خدا کی امانت ہے، اسی مالک الملک کی ہدایت کے مطابق زندگی کا پہیہ گھومنا چاہئے۔

میرے عزیزو!

زندگی اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے اور اللہ نے فرمایا ہے :

"ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ" سورۃ البقرۃ: ۱۹۵

کہ اپنی جانوں کو ہلاکت میں مت ڈالو لہٰذا کوئی بھی کام جس میں انسان کے جسم و جان کی ہلاکت وتباہی ہو اس کے کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔ کیونکہ اس جسم اور اس جان کے مالک ہم نہیں بلکہ اللہ ہے اور ظاہر ہے جو جس کا مالک ہو وہی اس چیز کے تعلق سے ہمیں پابند بناسکتا ہے اور اس کے بارے میں ہدایات دے سکتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے غلط راستہ تجویز کرتا ہے تو بلاشبہ وہ مالک ومختار خدا سوال کرنے کا بھی پورا پورا حق رکھتا ہے۔

معزز قارئین کرام!

آئے دن ہم سنتے رہتے ہیں کہ کسی نے شوہر سے پریشان ہوکر تو کسی نے بیوی سے

پریشان آکر یا کسی نے اپنی معشوقہ یا عاشق کو اپنی آرزوؤں کے مطابق نہ پاکر یا پھر کسی نے قرضہ کی دلدل میں پھنس کر اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کی غرض سے خودکشی کی۔

یہ الگ بات ہے کہ اس دنیا کے اندر مختلف پریشانیاں آتی ہیں لیکن کسی بھی پریشانی کا حل یہ نہیں ہے کہ خودکشی کی جائے!

اس کی سب سے بڑی وجہ یہ نظر آتی ہے کہ ہم لوگ دین سے دور ہیں، نہیں تو کوئی ایسی پریشانی نہیں، جس کا حل دین کا اندر موجود نہ ہو۔

اور رہی پریشانی کی بات تو حضور ﷺ سے زیادہ ہم لوگوں کی پریشانی نہیں ہوگی

"اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل"

بہرحال جو بھی پریشانی ہو اپنے قریبی اور معتبر علماء سے رابطہ کر کے اس پریشانی کا حل دین کے اندر تلاش کریں اور اپنی زندگی دین کے مطابق گزاریں تو انشاءاللہ ایسی نوبت نہیں آئیگی اب آتے ہیں خود کشی پر!

کسی شاعر نے کہا ہے کہ:

"اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے،
مر کے بھی چین نہیں آیا تو کدھر جائیں گے"

شریعت اسلامیہ نے خودکشی حرام قرار دی ہے اور قرآن و حدیث میں خودکشی کرنے والے پر سخت وعیدیں سنائی گئی ہیں۔

معزز قارئین کرام!

خودکشی کرنا بہت بڑا گناہ ہے علماء کرام نے اس گناہ کو بڑے گناہوں کے اندر شمار کیا ہے اور احادیث میں خودکشی کرنے والے کے بارے میں سخت عذاب کی خبر دی گئی ہے اور کتب فقہ میں اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اس پر بڑا عالم دین اور اللہ والے جنازہ کی نماز نہ پڑھیں، لیکن وہ کفر پر مرنے والا نہیں کہا جائے گا۔ آخرت میں آخرکار وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا، اہل سنت والجماعت کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والا اس وقت تک دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہوتا جب تک اس گناہ کبیرہ کو حلال نہ سمجھے جس کی حرمت نص قطعی سے ثابت ہے

چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"ولا تقتلوا أنفسكم ان الله كان بكم رحيما" سورة النساء: ۲۹

ترجمہ: اپنے آپ کو قتل مت کرو بیشک اللہ تعالیٰ تم پر بڑا مہربان ہے

بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ اس آیت کا مطلب خودکشی سے منع کرنا اور اس کی حرمت کی وضاحت کرنا ہے، حضرت عمر و بن العاصؓ نے اس آیت میں لفظ "قتل نفس" کی تفسیر خود کشی سے فرمائی (ستر بڑے گناہ: مولانا عبد القوی صاحب)

(ا) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:-

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

من تردى من جبل فقتل نفسه فهو في نار جهنم يتردى فيها خالدًا مخلدًا فيها أبدًا

(مشکوٰۃ: ج۲، ص۲۹۹)

حدیث مذکور میں خودکشی کی مختلف صورتوں کا ذکر فرماکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیش رہے گا۔ اور اسی عذاب میں مبتلا رہے گا، جس عمل کے ذریعہ اس نے خودکشی کی ہے۔ صاحب مرقاۃ المفاتیح لکھتے ہیں کہ اگر اس عمل کے ذریعہ خودکشی کو حلال سمجھتے ہوئے اس نے کیا ہے تب ہمیشہ ہمیش جہنم میں

رہنے کی سزا ہے یا خلود سے مراد طویل مدت ہے۔ اس لیے اگر مباح سمجھ کر نہیں کیا ہے تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو معاف کردیں اور بعد سزا جنت میں داخل کردیں۔ یادماغی خلل اس کا باعث رہا ہو تو بھی معاف کردیں۔

(۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:-

"جو شخص اپنا گلا گھونٹ کر خود کشی کرتا ہے وہ جہنم میں بھی اپنا گلا گھونٹتا رہیگا اور جو تیز دھار آلے سے خود کشی کرتا ہے وہ جہنم میں بھی اسی طرح اپنے آپ کو مارتا رہیگا"(صحیح البخاری:۱۳۶۵باب ما جاء فی قاتل النفس)

(۳) جندب بن عبد اللہ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا " بنی اسرائیل میں ایک شخص کو کوئی زخم ہوگیا تھا ایک دن وہ اس کی تکلیف سے بے چین ہو گیا اور چھری لے کر جلدی سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا، خون بے تحاشہ بہتا رہا یہاں تک کہ وہ مر گیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے اپنی جان کے بارے میں عجلت مچائی (جسکی وجہ سے اس پر جنت حرام ہے۔)

(۴) ایک حدیث میں ہے کہ جس شخص نے اپنے آپ کو تلوار سے ہلاک کردیا اسے دوزخ میں ایک تلوار دی جائے گی کہ وہ اس تلوار کو اپنے پیٹ پر مارتا رہے اور جس

نے زہر کھا کر خودکشی کرلی اسے جہنم میں زہر دے دیا یا جائے گا کہ وہ اسے پھانکتا رہے اور جس شخص نے پہاڑ سے گر کر خودکشی کر لی اسے جہنم میں ایک پہاڑ سے گرایا جاتا رہے گا۔

(۵) ایک حدیث میں ہے کہ مومن کو لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مانند ہے اورمومن پر تہمت لگانا اسکے قتل جیسا ہے اور اگر کوئی شخص خودکشی کرے گا تو جس چیز سے اس نے خودکشی کی ہے اس سے قیامت میں اس کو عذاب دیا جائے گا۔

(٦) صحیح حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے زخموں کی تاب نہ لا کر اپنے آپ کو تلوار کی دھار سے قتل کر دیا۔ آپ ﷺ کو معلوم ہوا تو فرمایا"وہ جہنمی ہے۔

[حدیث نمبر ۳ سے لیکر ٦ تک کتاب ستر بڑے گناہ (مولانا عبد القوی صاحب) سے لی گئی ہے]

قرآن اور احادیث نبویہؐ یہ بات وا ضح ہو گئی کہ خودکشی کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے اور آخرت میں اس پر سخت عذاب ہوگا

خودکشی کرنے والے کے تعلق کچھ باتیں جنکی وضاحت کرنا بھی مناسب سمجھتا ہوں

(۱) کیا خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں؟

(۲) کیا خودکشی کرنے والے کے ایصال ثواب کر سکتے ہیں؟

جواب:

(۱) خودکشی کرنا بہت بڑا گناہ ہے، لیکن اس گناہ گار پر بھی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، اور تجہیز و تکفین موفقِ سنت ادا کئے جائیں گے، اور یہی قول مفتیٰ بہ ہے

ما فی "الدر المختار مع الشامية" : من قتل نفسه ولو عمدًا يغسل ويصلى عليه. به يفتى. وإن كان أعظم وزرًا من قاتل غيره. ۱۰۲/۳، باب صلاة الجنائز) مافی "الفتاوٰی الهندية" : من قتل نفسه عمدًا يصلى عليه عند أبي حنفية ومحمد وهو الأصح، كذا فى التبيين. (۱۶۳/۱، الفصل الخامس فى الصلاة على الميت)

ما فی "تبيين الحقائق" : من قتل نفسه عمدًا يصلى عليه عند أبي حنفية رحمهما الله تعالىٰ وهو الأصح لأنه فاسق غير ساع فى الأرض بالفساد. ۵۹۷/۱، باب الشهيد، الفقه الإسلامى وأدلته: ۱۵۰۹/۲، حكم الصلوٰة على الميت، الدر المنتقى شرح الملتقى: ۲۸۱/۱، باب صلوٰة الجنائز، الكافى فى فقه الحنفى : ۳۲۰/۱، باب صلوٰة الجنائز، البحر الرائق ۳۵۰/۱) (فتاوىٰ محموديه: ۶۲۵/۸، فتاوىٰ رحيميه: ۲۶/۷)

(۲) خودکشی کرنے والے کے لئے دعاء مغفرت کرنا جائز ہے، قارئین کے لئے دار العلوم دیوبند کا فتویٰ پیش خدمت ہے

سوال: ایسے شخص کو ایصالِ ثواب کرنا کیسا ہے جو خودکشی کرکے فوت ہوا ہو؟ اور اگر اس (خودکشی کی صورت میں مرنے والے) کے کچھ حقوق مجھ پر بقایا ہوں یعنی کبھی اس کا دل دکھایا ہو تو اب اس کی وفات کے بعد اس کا ازالہ کیسے کیا جائے؟

جواب نمبر: 53317

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Fatwa ID: 1281-1019/B=8/1435-U

ہر مسلمان کے لیے خواہ وہ کیسا بھی گنہگار تھا اس کے لیے ایصالِ ثواب کرنا درست ہے اور اس کے لیے دعا مغفرت کرنا بھی درست ہے، آپ اپنے اوپر سے حق کے ازالہ کے لیے اس کے واسطے خوب دعائے مغفرت کرتے رہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ اللہ ہمیں بہترین کاموں کی توفیق عطا فرمائے اور نفس و شیطان کی شرارتوں اور اعمال کی قباحتوں سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین!